



انارکلی قیام کا قندھارا
جلد
آئینہ کرم
مگانی شریف بھنگ

شماره
28



الحی تاجہ ابد آستان یاد رہے
پیاسرا ہے غریبوں کا کمرہ قرار رہے



حضرت خواجہ محمد اکرم حسنین

قدس الشریعہ اموی

پیر محمد اختر حسین قادری برائے علم و ادب

سیرِ فاقت علی شاہ قادری

فہرست

فہرست	
1	اداریہ
2	تفسیر ادا انکرم
3	دیوان قادری
4	اسلام اور جدید سائنس
5	سید محمد غوث بالاچہ
6	شجرہ شریف
7	قادری سبیل
8	ڈاکٹر محمد حسین عینی
9	صباح اللہ
10	امام اعظم ابوحنیفہ
11	بیر زادہ سارنگ داس پاکستان
12	مادہ ہائے قوانین
13	میری والدہ صاحبہ
14	مخدومہ خاتون سہیلی شریف
15	اس بی کا سفر آخرت
16	تقریرت نامہ
17	میری روحانی ماں
18	آشنا الزمخانی
19	حضرت مالی صاحبہ
20	قبلائی حضور مجتہد
21	خزانہ عقیدت
22	قدما ت تاریخ و مسائل
2	لالہ محمد رفیق طاہر
3	بیر زادہ ادا حسین
4	ڈاکٹر محمد جمیل قلندر
7	محمد ادریس خان
11	سید سید علی گیلانی
18	
19	پروفیسر محمد اقبال طاہر
22	افتخار احمد خانہ قادری
32	میلاں محمد یار نصر قادری
33	محمد اکرم قادری
36	لالہ محمد رفیق طاہر
38	محمد عبدالقدیم طارق سلطان پوری
42	ابو الحسن بی محمد طاہر حسین قادری
46	مخدومہ خاتون سہیلی شریف
50	ابو الحسن بی محمد طاہر حسین قادری
54	سید سید علی گیلانی
55	لالہ محمد رفیق طاہر
56	افتخار احمد خانہ قادری
58	ڈاکٹر محمد ادا ادریس
59	میلاں محمد یار نصر قادری
61	چوہدری اللہ رکھا
64	محمد عبدالقدیم سلطان پوری

برطانیہ پیر طیب حسین، میاں سرفراز احمد، ادرلہند پیر محمد قاسم

رابطہ برائے خط و کتابت

آپ کا

منگانی شریف جنگ

شماره نمبر 28 ذی قعد 1431ھ نومبر 2010ء

حضرت پیر محمد مظهر حسین قادری

زیربہمادہ استمانہ عالیہ

ابوالحسن پیر محمد طاهر حسین قادری

سنگانی شرف

لالہ محمد رفیق طاہر * ملک سب نواز

چوہدری اللہ رکھا ❁ مشتاق احمد گل

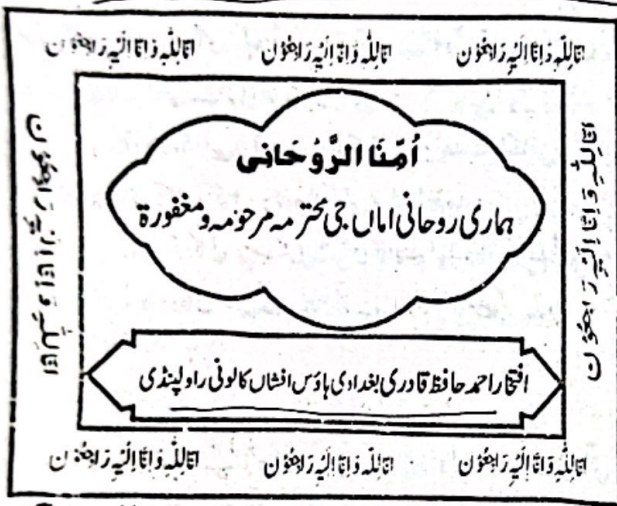
مجلس
مشاورت

حاجی محمد اقبال	✽	میاں محمد اشرف	✽
پرنید التجا حسین	✽	ساجد امتیاز	✽
میاں نذیر احمد	✽	میاں محمد مبارک قادری	✽
مبارک علی نثار	✽	حافظ منظور احمد	✽
صوفی حسان محمد	✽	محمد ریاض گوگی	✽
محمد قاسم حنیف	✽	ثمر عبث اس ہراج	✽

مجلس اشاعت

وَقَاصُ حَيْدَرِ قَادِرِ

ظفر اقبال ناصر ماروالا • مُحَمَّد اكرم قادری



تھے، ان تمام آنسوؤں کے اندر آپ کے اخلاقی جیلہ کی محبت بھری داستانیں تھیں۔ دربار شریف سے وابستگی رکھنے والے ہر مرد و زن پر ڈکھ اور الم کا ایک کوہ گراں مگر ہے کیونکہ ان وابستگان میں کوئی ایسا دامن نہیں جو کہ آپ کے احسان اور پیار سے خالی ہو۔ ہر پیر بھائی کے دل میں آپ کے لئے بے پناہ عقیدت احترام اور ماں سے بڑھ کر محبت تھی لیکن اپنے عزیز و اقارب، اولاد اور دربار شریف پر رہنے والوں کیلئے تو آپ دنیا و مافیہا کی ہر چیز سے عزیز تر تھیں۔ یتیم، بے کس، بے سہارا اور دکھی عورتوں کیلئے آپ سے بڑھ کر کوئی پناہ، سہارا اور درماں نہ تھا۔ دربار شریف پر رہنے والے کئی بے سہارا مرد و زن کو ایسا پیارا اور شفقت دی کہ وہ اپنے اصلی گھر والے دین اور عزیز و اقارب سے ملنے کی تمنا بھی نہ کرتے تھے۔

آپ ہی وہ عظیم خاتون تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضور قبلہ عالم برہنہ کی بیوی اور حضرت خواجہ حافظ گل محمد قادری رحمہ اللہ کی بڑی بہو ہونے کا شرف عطا کیا۔ آپ وہ بے مثال خاتون تھیں کہ جن کی گود میں ولایت پروان چڑھی۔ ایک جہاں کو ہدایت کی روشنی عطا کرنے والے ولیوں کو آپ نے اعلیٰ تربیت، شفقت و محبت، اخلاص اور تقویٰ کی روشنی عطا کی۔ آپ ہی وہ عظیم عورت ہیں جن کی تربیت خود حضرت اعلیٰ و ہرادی رحمہ اللہ نے کی۔ آپ نے ماس سے مہر، شکر اور اخلاق کے پھول سیٹھے۔ اپنے خادمہ سے محبت، اخلاص اور خدمت کا درس لیا۔ حضور قبلہ عالم برہنہ کے دادا کی بے مثال خدمت کر کے صبتہ اللہ کے رنگ حاصل کئے۔ اور اپنی ساس کی خدمت کر کے خاتی کشر کی ماں ہونے کا شرف حاصل کیا۔

آپ کا اخلاق، حسن سلوک اور کریمانہ برتاؤ دربار شریف کے درو دیوار پر قیامت تک نقش رہے گا۔ اور ہزار ہا زبانیں آپ کے ذکر خیر میں لگی رہیں گی۔ آپ نے دربار شریف پر حسن سلوک، اعلیٰ اخلاق، سخاوت اور محبت کی جو شمعیں روشن کیں انشاء اللہ ان کی روشنی قیامت تک جھمکاتی رہے گی۔

آپ کا وصال باکمال ہمیں دو پیغام دیتا ہے:

۱۔ ایک یہ کہ زندہ ہو تو اس طرح کہ سارے جہان کا اعتماد تم پر ہو اور ہر زبان بے ساختہ کہے کہ میرے ہر مسئلہ کا حل وہی ہیں۔ ہر دکھی، مجبور اور لاچار کا سہارا تم بن کر رہو۔ اور اس جہان سے جاؤ تو ہزاروں لوگوں کے دلوں سے آہیں اور چیخیں نکلیں اور ہر آہ کے اندر تمہارے لئے دُعا اور کلمہ خیر ہو۔

۲۔ دوسرا یہ کہ ہر کسی کو موت آتی ہے۔ کوئی پیر پیغمبر ایسا نہیں جس نے موت کا ذائقہ نہ چکھا ہو۔ ہاں دیکھنا یہ ہے کہ تم نے موت کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے۔ موت کیلئے ایسی تیاری رکھو کہ جب تمہیں موت آئے تو زمین کے ذرے ذرے سے اور آسمان کے کناروں سے صدائے مالک اس تیرے بندے نے تیری امانت کا حق ادا کر دیا۔ اور تیری موت پر صرف محققین ہی نہیں زمین و آسمان بھی رو پڑے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس روحانی ماں کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو آپ کی زندگی کو مشعل راہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مؤرخہ ۳۰ ستمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعرات شریف بوقت عصر ٹیلی فون کی کھنٹی بجی۔ مخاطب ہونے والے میرے محترم فخر سادات، فنانی الشیخ، جناب سید رقاقت علی مشہدی کاظمی قادری مدظلہ العالی تھے جنکی آہستہ آواز اور مختصر کلمات سے مجھے یقین ہو گیا کہ تاجدار منگانی شریف حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین خنی القادری رحمہ اللہ کی زوجہ مبارکہ، رفیقہ حیات اور ہماری روحانی اماں جی محترمہ سب کو داغ مفارقت دے کر منزل بقاء کی طرف روانہ ہو چکی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

موت کیا ہے؟

☆ موت کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں موت کا تذکرہ زندگی سے پہلے فرمایا ہے۔ الذی خلق الموت والحیاة (جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا)۔

☆ موت فنا کا نام نہیں بلکہ بقا کا نام ہے اور بقا تک پہنچنے کیلئے موت ایک پل کا کام دیتی ہے۔ الموت جس

☆ موت کے بارے میں سرکار مدینہ علیہ السلام کا ارشاد عالی شان ہے: المؤمنون لا يموتون بل یقلون من دار الی دار کہ ایمان والوں کو موت نہیں آتی بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

☆ ایک حدیث مبارکہ میں موت کو خوشبو سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ الموت ریحانة المؤمن

☆ سید الاولین والآخرین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: تحفة المؤمن الموت کہ مؤمن کا تحفہ موت ہے۔

☆ قافلہ سالار عشق حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ السلام مشہور شریف میں موت کو اصحاب راز کے لئے تحفہ قرار دیتے ہیں۔

مرگ تن ہدیہ است بر اصحاب راز

زہ خالص را چہ نقصان است گاز

☆ سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: انما خلقت

وہ جنت میں داخل کر دی جاتی ہے۔

یہ تو ایک شرف کا ذکر کیا ہے۔ اماں جی محترمہ کے لئے حسنت میں مخلوق خدا کی جن خدمات کا اندراج ہوگا ان کی جزاء اور صلہ سوائے بلند کی درجہات کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ تو رحمتہ للعالمین ہیں۔ ہم جیسے گناہگاروں پر آپ ﷺ کی رحمت کا سایہ ہے تو وہ ان عظیم ہستیوں کو کیسے محروم فرمائیں گے۔ بقول حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔

دوستان را گجا گنی محروم
تو رحمۃ اللہ علیہ کہ با دشمنان نظرداری
حضور غوث رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک قصیدہ ہمار کہ میں ارشاد فرماتے ہیں
مُبدی تمک سی و گن واقعا
لأحمیک فی الدنیا و یوم العیامۃ
اے میرے مرید اکمل اعتماد سے مجھے مضبوطی سے تھامے رکھ، میں اس
دنیا اور روز قیامت بھی تیری حمایت و مدد کروں گا۔ میں روزِ حشر اپنے مریدوں کی
شفاعت کرنے والا ہوں اور میرا رب میری بات کو واپس نہیں کرے گا۔
انسانی الحشر شامہ لمبیدی
عبد ربی فلا تُرد کلامی
الحمد للہ ہماری اماں جی محترمہ مرحومہ و مغفورہ کی دربار شریف کے لکھ
غوشہ میں جو طویل خدمات ہیں ان سے کون واقف نہیں تو کیا حضور غوث رحمۃ اللہ علیہ
ﷺ ان کی شفاعت نہیں کروائیں گے؟

اے ہماری اماں جی محترمہ!

آپ انتہائی خوش قسمت اور خوش نصیب خاتون ہیں کہ آج کے اس بدلتن
اور مصروفیت کے دور میں ملک کے طول و عرض اور ہر دلی دنیا میں بھی دربارِ منگانی
شریف کے مریدین، متعلقین اور عقیدت مند قلمت دل اور زلم آنگھوں سے آپ کی محفل
اور مغفرت کی دعائیں کر رہے ہیں۔ آپ بے شک الٰہی سعادت مند ہیں۔

ہماری ذو حانی اے اماں جی محترمہ!

آج ہم تمام تارکینِ جملہ "آئینہ کرم" بھی بارگاہِ رب العزت میں نہایت
عجز و انکساری اور غلو میں دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے
بیارے حبیب کریم، سید المرسلین، شفیع المرسلین ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی قبر
مبارک مطہرہ منورہ معطرہ کو روضۃ من ریاض الجنۃ جنت کے باغوں میں سے ایک
باغچے بنائے۔ آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، تنہا صاحبزادگان
کو آپ میں مزید اتفاق، محبت اور برکت عطا فرمائے، ان کی غمزدگیوں اور غموں میں
خیر و برکت عطا فرمائے، یہ حسین و جمیل چہرے سدا سکرانے رہیں، انہیں نظر بد سے
محفوظ فرمائے، زمینی آسانی آفات و بلیات سے محفوظ فرمائے، ان صاحبزادگان کا
سایہ ہم سب پر تادیر سلامت فرمائے اور دربارِ عالیہ منگانی شریف سے منسلک تمام
خواتین و حضرات کی خیر فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

للأبد والبعاد ولکنکم تنقلون من دار الی دار کہ تم فنا ہونے کیلئے پیدا نہیں
کئے گئے بلکہ تم تو باقی رہنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو لیکن وقت مقررہ پر ایک گھر سے
دوسرے گھر کی طرف سفر کیلئے موت ایک وسیلہ ہے۔

☆ موت کا فلسفہ شہنشاہ بغداد سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس طرح بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے بذریعہ الہام مخاطب کرتے ہوئے فرمایا
ہے "یا غوث الاعظم الو علم الانسان ما کان له بعد الموت ما تمنی
الحياء فی الدنیا" "اے غوث الاعظم! اگر انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کیلئے
موت کے بعد کیا ہے تو پھر وہ اس زندگی کی آرزو نہ کرے۔ کیونکہ جو زندگی کی آرزو
کرتا ہے وہ ہرگز خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہو گیا کہ موت کا ڈانقہ ہر ذی روح نے ضرور
چکھنا ہے اور کوئی بھی اس سے نہیں بچ سکتا۔ ہماری روحانی اماں جی محترمہ بھی موت کا
ڈانقہ چکھنے کے بعد اپنے ابدی و حقیقی سفر پر روانہ ہو چکی ہیں اور آج ہم سب ان کے
فراق میں غمگین و حزن میں ہیں۔ دربارِ عالیہ قادریہ منگانی شریف سے منسلک احباب کی
وہ کون سی محفل ہے جس میں اماں جی محترمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب کی آنکھوں
میں اشک رواں نہ ہوں اور غمناک آنکھوں اور آنسوؤں کی چھڑیوں میں اُگی بلندی
درجات کے لئے دعائیں نہ ہو رہی ہوں۔ آج دنیاں لائیاں کیوں چھڑیاں، کیونکہ

وہ تھی نیک، نیکوں کی تھی قدردان

وہ خدمت گزار، نخبان دیں

یہ بندہ ناچیز اس عظیم ولیہ خاتون جنہوں نے اپنی ساری زندگی لکھ غوشہ
کی خدمت میں گزاری، کے جنازے میں تو شامل نہ ہو سکا لیکن جب محترمی سید
رفاعت علی شاہ صاحب کے آستانہ مبارک پر بغرض فاتحہ حاضر ہوا تو شاہ صاحب اماں
جی محترمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے خود بھی روتے رہے اور ہماری آنکھوں سے بھی آنسو
چھلکتے رہے۔ بقول سید رفاقت شاہ صاحب اس عظیم خاتون میں اس قدر خوبیاں تھیں
جس کا شمار مشکل ہے۔

خدا و نبی ﷺ نے نوازا تھا خوب

بڑی خوبیاں اُس عقیقہ میں تھیں

اے ہماری اماں جی محترمہ!

آپ کی اخروی کامیابی و کامرانی کے لئے کیا یہ ایک شرف ہی کافی نہیں
کہ جب آپ کے رفیقِ حیات تاجدارِ منگانی شریف حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین خنی
القادری رحمۃ اللہ علیہ نے اس دارِ فانی کو الوداع کہا تو وہ آپ سے راضی تھے۔ اس ضمن
میں سرکارِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث مبارکہ جسکو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا اور امام
ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب
ریاض الصالحین "میں نقل فرمایا ہے "ایما امرأۃ ماتت و زوجها عزاها راض
دخلت الجنۃ" کہ کوئی عورت جب فوت ہو جائے اور اس کا خاوند اُس سے راضی ہو تو